از مولانا محمد شہاب الدین ندوی،
ناظم فرقانیہ اکیڈمی ٹرسٹ، بنگلور (انڈیا)

حج اور اُس کا فلسفہ

ایرانی سازش کے آئینہ میں!

<u>شیعہ اور اسلام</u> | امسال ایرانی شیعوں نے حج کے موقع پر تخریب کاری کرتے ہوئے نہ صرف یہ کہ حج اور بیت اللہ کے تقدس کو پامال کیا بلکہ اپنے آپ کو دنیا کے سامنے بالکل ننگا بھی کر دیا۔ چنانچہ اب تک جو لوگ ایران کے نام نہاد "اسلامی انقلاب" کی جو تھوڑی بہت حمایت کرتے رہے ہیں وہ بھی اس افسوسناک سانحہ کے بعد اس کی مذمت کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ موجودہ ایرانی انقلاب درحقیقت "اسلامی انقلاب" کے نام پر اصلاً ایک "شیعی" انقلاب ہے جو بجائے تعمیر یا اسلام کی سربلندی کے تخریب کاری اور اسلام کی جڑیں کاٹنے کی طرف مائل نظر آتا ہے اور تاریخ اسلام شاہد ہے کہ اسلام کو جتنا نقصان "شیعیت" اور "باطنیت" سے پہنچا ہے۔ اتنا کسی دوسری قوم اور تحریک سے نہیں پہنچا۔

تاریخی اعتبار سے دیکھا جائے تو مسلم حکومتوں کے زوال میں زیادہ تر شیعہ وزیروں کا ہاتھ دکھائی دیتا ہے جنہوں نے "بیرونی طاقتوں" سے سازباز کر کے اپنوں کی پیٹھ میں چھرا گھونپا۔ چنانچہ عظیم سلطنت عباسیہ سلطنت خداداد ٹیپو سلطان اور سلطنت سراج الدولہ (بنگال) کی شکست و ریخت اس کی واضح مثالیں ہیں۔ جن کے وزیر شیعہ تھے۔ شیعیت دراصل یہودیت کی پیداوار ہے اس لئے یہ دونوں ایک ہی سکے کے دو رخ ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آج بھی شیعوں کے خفیہ تعلقات یہودیوں سے بہت گہرے نظر آتے ہیں۔ جیسا کہ امریکی ہتھیاروں کے اسکنڈل اور لبنان کے واقعات سے اس کا پوری طرح ثبوت مل چکا ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ اپنی مقصد برآری کے لئے جھوٹ بولنا یا دنیا والوں کی آنکھوں میں دھول جھونکنا شیعوں کے نزدیک بہت بڑی عبادت ہے جس کو ان کی اصطلاح میں "تقیہ" کہتے ہیں اور ان کے نزدیک دین کے نو حصے "تقیہ" میں پوشیدہ ہیں۔ چنانچہ جب وہ "مرگ بر امریکہ" اور "مرگ بر اسرائیل" وغیرہ قسم کے نعرے لگاتے ہیں تو اس کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ وہ دل سے ان دونوں کی مذمت کر رہے ہیں بلکہ اپنی مقصد برآری کے لئے بطور "تقیہ" ایسا کہتے ہیں تاکہ دنیا کو دھوکا دے سکیں۔ شیعوں کی اصل فطرت کو سمجھنے کے لئے ان کی تاریخ اور

ان کے مذہب سے واقفیت ضروری ہے۔ اور اوپر جو کچھ لکھا گیا ہے وہ تاریخی حقائق ہیں۔

اسلام کے نام پر ایک فتنہ: غرض موجودہ ایرانی انقلاب اسلامی انقلاب ہرگز نہیں ہے بلکہ یہ اسلام اور عالم اسلام کے لئے ایک بہت بڑا فتنہ ہے جو اس کی تخریب کاری کے لئے برپا ہوا ہے۔ اور عراق، ایران جنگ میں شیعوں کی ہٹ دھرمی، انتہا پسندی اور بے لچک رویہ نے اس کی شہادت فراہم کر دی ہے۔ کہ وہ بشمول دنیائے اسلام سارے جہاں کی مصالحانہ کوششوں کو ٹھکرا سکتے ہیں۔ جب کہ وہ دوسری طرف بطور "تقیہ" سارے جہاں کے مسلمانوں کو اتحاد کا نعرہ بھی دیتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ یہ کھلی منافقت ہے۔ اس شرمناک اور بے مقصد بلکہ احمقانہ جنگ نے عالم اسلام کو کھوکھلا کر دیا ہے۔ اور اس کے وسائل بجائے تعمیر کے تخریب میں لگے ہوئے ہیں۔ جس کے باعث بہت سے ملک اب کنگال ہو چکے ہیں مگر اس سے بڑھ کر تباہی کی بات یہ ہے کہ شیعوں نے اتنے ہی پر بس نہ کرتے ہوتے اب عالم اسلام کے مرکز مکہ مکرمہ پر پوری ڈھٹائی اور بے حیائی کے ساتھ چڑھائی کر دی تاکہ مرکز اسلام پر قبضہ کر کے مسلمانوں میں انتشار برپا کر سکیں۔ اس نقطۂ نظر سے حالیہ خونی ڈرامہ کوئی معمولی "مظاہرہ" نہیں۔ بلکہ ایک بہت بڑی گہری سازش کا جزو ہے جس کی کھچڑی کافی عرصے سے پک رہی تھی۔ اور اس کی جڑیں اسرائیل میں دکھائی دیتی ہیں۔

واقعہ یہ ہے کہ ایران اور اسرائیل میں خفیہ طور پر گہری سازباز چل رہی ہے اور یہ دونوں ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے ہیں۔ ایران کی ظاہری "اسلامیات" پر اب صرف بہت سے سادہ قسم کے لوگ ہی دھوکا کھا سکتے ہیں واقعہ یہ ہے کہ عالم اسلام کو شیعوں کے زبردست ہتھیار "تقیہ" سے بہت بھاری نقصان پہنچا ہے۔ اور عام مسلمان محض اپنی سادہ لوحی کی بنا پر ان کی چالاکیوں کے دام میں آجاتے ہیں۔ مگر اب جب کہ ان کا بھانڈا چوراہے پر پھوٹ گیا ہے لہذا تمام مسلمانوں کی آنکھیں کھل جانی چاہئیں۔

ایران کا مقصد کیا ہے: ایک سچا مسلمان جب حج کے ارادہ سے گھر سے نکلتا ہے تو اس کے سامنے صرف ایک ہی مقصد ہوتا ہے۔ کہ وہ اللہ کے گھر کی زیارت اور اس کے دربار میں حاضری دینے کے لئے جا رہا ہے۔ کہ وہ پوری یکسوئی کے ساتھ اپنے پروردگار کی طرف رجوع کر کے اپنے گناہوں کو دھوئے اور روح کے داغ دھبوں کو صاف کرے لہذا وہ ایک اندرونی کیفیت اور ایک شدید شرمساری کا حال طاری کرتے ہوئے عجز و انکساری کے ساتھ اپنے گناہوں کی بخشش اور اپنے کردار کے میل کچیل کو صاف کرنے کی غرض سے بیت اللہ کا رخ کرتا ہے۔ کیونکہ حج کی سعادت بار بار نصیب نہیں ہوتی۔ اور وہ لوگ تو بڑے ہی خوش نصیب اور خوش بخت ہوتے ہیں جن کو عمر میں صرف ایک مرتبہ حج کرنے کی سعادت مل جائے۔ اس اعتبار سے ایک حاجی عجز و انکسار کی تصویر مجسم ہوتا ہے جو لڑائی جھگڑے یا دوسروں کو تکلیف دینے کی بات کبھی سوچ بھی نہیں سکتا۔ مگر حالیہ برسوں میں عموماً اور

امسال خصوصاً مکہ مکرمہ اور حرم شریف کے اطراف ایرانیوں نے جو خونی ڈرامہ اسٹیج کیا ہے اس سے پوری طرح عیاں ہوگیا ہے کہ ایرانی حج کی نیت سے نہیں بلکہ مرکز اسلام میں تخریب کاری کرنے اور مسلمانوں کو برگشتہ کرنے کی نیت سے آتے ہیں۔ اور حاجیوں کے بھیس میں زیادہ تر ان کے لڑاکو لوگ (پاسداران انقلاب کے آدمی) ہوتے ہیں۔ جن کو پُر تشدد کارروائیاں کرنے کی خصوصی تربیت دی جاتی ہے۔ چنانچہ وہ گذشتہ سال ۵۵ کلو پلاسٹک بم کا مادہ اپنے ساتھ لائے تھے۔ جو ایک خطرناک دھماکہ خیز چیز ہے۔ جسے کسٹم کے افسروں نے ایرانیوں کے بیگوں کے خفیہ خانوں سے برآمد کیا۔ اگر یہ چیز پکڑی نہ جاتی تو گزشتہ سال ہی ایک بہت بڑی تباہی آتی۔ یہ سازش جب ناکام ہوئی تو امسال انہوں نے دوسرا طریقہ اختیار کیا۔ اور چاقوؤں وغیرہ کے ذریعہ مسلح ہوکر تشدد برپا کیا اور حرم شریف کے تقدس کو اپنے پیروں تلے روندتے ہوئے خوب ہنگامہ برپا کیا۔ جن میں سینکڑوں بے گناہوں کی جانیں گئیں۔

آٹھ سال پہلے ۱۴۰۰ھ واقع ہونے والے خونی ڈرامے کے بعد یہ دوسرا بڑا واقعہ ہے جو پندرھویں صدی میں پیش آیا ہے۔ حالاں کہ حرم شریف وہ مقام ہے جہاں پر تشدد اور قتل و خون ریزی تو درکنار ایک جُوں تک کو بھی مارنے کی اجازت نہیں ہے۔ کیونکہ یہ "امن کا گھر" ہے۔ اور قرآنی تصریح کے مطابق "جو اس میں داخل ہوجائے وہ امن والا ہوجاتا ہے" (آل عمران ۹۷) مگر ایرانیوں نے اپنے مذموم اور ناپاک مقاصد کے لئے خداوند عالم کے عطا کردہ اس پروانۂ امن کی دھجیاں بکھیر دیں۔ اور کھل کھول کر اس کی خلاف ورزی کی۔ اپنے کپڑوں کے اندر وہ چاقو اور تیزاب کی بوتلیں چھپائے ہوئے تھے جن کے ذریعہ انہوں نے خصوصیت کے ساتھ سعودی محافظین پر حملہ کر دیا۔ اور کئی کاروں اور موٹر سائیکلوں کو نذر آتش کر دیا۔ وہ اپنے ہاتھوں میں خمینی کی بڑی بڑی تصویریں اور مختلف قسم کے بینر اٹھائے ہوئے مختلف قسم کے نعرے بلند کر رہے تھے۔

اس خونی ہنگامہ کے ذریعہ نہ صرف یہ کہ ۴۰۲ جانیں ضائع ہوئیں اور حرم شریف نیز امن والے شہر کی حرمت تار تار ہوگئی۔ بلکہ تمام حاجیوں پر خوف و دہشت طاری ہوگئی۔ عبادت میں خلل اندازی کا نقصان الگ ہوا۔ ایرانیوں کا مقصد بھی شاید یہی تھا کہ مسلمانوں کو اس "دار الامن" میں اطمینان کے ساتھ عبادت کرنے اور طواف کرنے نہ دیا جائے۔ بلکہ انہیں ہراساں کر کے یا تو بھگا دیا جائے یا پھر "خمینی کی جے" کے ان سے نعرے لگوائے جائیں اور اگر بس چلے تو کعبۃ اللہ کے اندر خمینی کی بڑی بڑی تصویریں بھی آویزاں کر دی جائیں تاکہ لوگ بجائے خدا کے سامنے سربسجود ہونے کے خمینی کے سامنے سربسجود ہوں۔ اسی وجہ سے وہ ہر سال دنیا کے مختلف ملکوں میں حج کے سیمینار منعقد کر کے مکہ اور مدینے کو بین الاقوامی تولیت میں دینے کی تحریک چلا رہے ہیں۔ تاکہ مسلمانوں کے ان دونوں روحانی مرکزوں پر قبضہ کر کے من مانی کر سکیں۔ اور عام مسلمانوں کا رشتہ اسلام سے کاٹ کر انہیں ملحد و بد

بے دین بنا سکیں ۔ یا پھر بجائے مکہ کے تہران یا قم کو اسلام کا مرکز قرار دے کر شیعیت کی تبلیغ پورے زور شور سے کر سکیں ۔ چنانچہ ان کا بنیادی نعرہ اللہ اکبر کے بعد "خمینی رہبر" ہوتا ہے ۔ گویا اللہ کے بعد نہ تو رسولؐ کا مرتبہ ہے اور نہ ہی کسی دوسری مقدس ہستی کا ۔ حتیٰ کہ حضرت ابراہیمؑ ، حضرت اسماعیلؑ اور حضرت ہاجرہ خاتون کا بھی نہیں جن کی یادگاریں آج حج کے بنیادی مناسک ہیں ۔ اور سب سے بڑی بدبختی کی بات یہ ہے کہ یہ لوگ مدینہ منورہ پہنچ کر خلفائے راشدین (سوائے حضرت علیؓ) اور دیگر صحابہ کرامؓ پر "تبرّا بازی" (ان کی برائی اور مذمت) کرتے ہیں ۔ خاص کر ازواج مطہرات پر جو امرت کی مائیں ہیں ۔ اس طرز عمل سے مقدس ہستیوں کے خلاف ان کے انتہائی بغض وحسد بلکہ شقاوت و سیاہ قلبی کا پتہ چلتا ہے ۔ جو ایمان سے محرومی کی واضح علامت ہے ۔

غرض امسال کا سانحہ عالم اسلام کے لئے ایک بہت بڑا انتباہ ہے ۔ کہ وہ اب "اس شیعی" فتنے کی سنگینی کو محسوس کریں ۔ اور اس کے استیصال کی عملی تدبیریں سوچیں ۔ اس ہنگامے کے بعد ایران بجائے اس کے کہ ندامت یا پشیمانی کا اظہار کرتا الٹے سعودی حکومت کے خلاف نئے نئے الزامات عائد کر رہا ہے ۔ جو شیعی ذہنیت کی بخوبی عکاسی کر رہا ہے ۔ اور ہو سکتا ہے کہ وہ اس واقعہ کو بہانہ بنا کر سعودی عرب اور بعض دیگر ممالک کے خلاف نئی کارروائیاں کرے ۔ ایرانی اب تک جس قسم کی ذہنیت کا مظاہرہ کر رہے ہیں ان سے کچھ بھی بعید نہیں ہے ۔

حج کا فلسفہ : مناسک حج کی ادائیگی کے لئے بندہ ایک عاشقانہ مزاج کے ساتھ حرم شریف میں داخل ہوتا ہے ۔ اور جب تک اس کا احرام نہیں اترجاتا وہ ننگے سر ، پراگندہ بال اور عظمت الٰہی کے جذبے سے سرشار ایک دیوانے کی طرح ارکان حج کی ادائیگی میں اس طرح منہمک رہتا ہے کہ اسے دنیا ومافیہا کی کچھ خبر ہی نہیں رہتی ۔ اللہ کے گھر کی عظمت وجلال کے سامنے وہ پوری طرح سرنگوں ہو جاتا ہے ۔ اور اس کے دل ودماغ قابو میں نہیں رہتے ایک عجیب وغریب قسم کی کیفیت چھائی رہتی ہے ۔ بلکہ ایک نشہ سا طاری رہتا ہے ۔ وہ محسوس کرتا ہے کہ گویا وہ سیدھے خدا کے حضور پہنچ چکا ہے ۔ اور یہ کیفیت سوائے مسجد الحرام اور مسجد نبویؐ کے دنیا کے اور کسی بھی مقام پر طاری نہیں ہوتی ۔ کعبۃ اللہ کا ماحول بجائے خود پر ہیبت وپرجلال نظر آتا ہے ۔ اور اس پرجلال ماحول میں حاجی کو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ وہ اب تک کے تمام ناسوتی مقامات سے نکل کر گویا کہ ایک لاہوتی مقام میں آ گیا ہے جو اب تک اس کی نظروں سے پوشیدہ تھا ۔ اس پر ایک بے خودی سی طاری ہو جاتی ہے اور وہ بے تحاشا اپنے آپ کو اپنے آقا ومولا کے قدموں میں ڈالتے ہوئے زار زار رونے لگتا ہے ۔ آنسوؤں کی جھڑیاں رواں ہو جاتی ہیں ۔ دلوں کے بند ٹوٹ جاتے ہیں اور گریہ وزاری اور آہ وفغاں کے نالے بلند ہونے لگتے ہیں ۔ غرض وہ ندامت وشرمساری کی تصویر مجسم بن کر اور اپنے گناہوں کا اقرار واعتراف کرتے ہوئے توبہ واستغفار کرنے اور آخرت کی کامیابی کے لئے دعائیں مانگتا ہے ۔

بیت اللہ میں داخل ہوتے ہی ایک سچے حاجی کو دنیا اور اس کے علائق کی بے ثباتی کا شدید احساس ہونے لگتا ہے لہذا وہ اپنا رشتہ خالق کائنات سے جوڑتے ہوئے عہد کرتا ہے کہ اب میں آئندہ اپنی زندگی بھر دنیا کو حقیر اور ذرہ خاک سمجھ کر بتاؤں گا اور دنیا کی کامیابی کے لئے بلکہ آخرت کی کامیابی کے لئے اپنا مشن جاری رکھوں گا۔ اس لحاظ سے حج اور مناسک حج کی ادائیگی کے دوران اس کا مرکز و محور اور اس کی امیدوں کا مرجع و ماوی صرف باری تعالیٰ کی ذات بابرکات ہوتی ہے۔ یہ حج کا اصل فلسفہ اور بنیادی سبق ہے۔ جو حاجی کعبۃ اللہ سے لے کر اپنے وطن واپس آتا ہے اور پھر اس کے مطابق اپنی پوری زندگی راہ الٰہی میں گذارتا ہے۔

اب ذرا سوچئے تو سہی اس مدہوشی کے عالم میں جب کہ لوگ والہانہ جذبوں کے ساتھ حرم شریف میں جمع الحاح وزاری اور توبہ و استغفار کرتے ہوئے اور خالق کائنات کی حمد وثنا اور اس کی عظمت و جلال کے ترانے الاپتے ہوئے راز و نیاز میں مصروف ہوں اس وقت کسی قسم کا شور و شرابہ کرنا۔ ان کی عبادت میں خلل ڈالنا یا ان کی توجہ ہٹانا جائز ہو سکتا ہے؟ حاجیوں کی بڑی تعداد عمر میں ایک بار حج کے لئے نہایت دور دراز مقامات سے سفر حج کی صعوبتوں کو برداشت کرتے ہوئے محض عشق الٰہی کے جذبے سے سرشار ہو کر آتی ہے لہذا ان کو مناسک حج کی ادائیگی سے باز رکھنا یا ان میں خلل ڈالنا کیا معنی رکھتا ہے؟

مکہ میں تخریب کاری کا انجام | قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ جگہ جگہ نہایت تاکید سے فرماتا ہے کہ حج کے دوران کسی بھی قسم کا جھگڑا کرنا یا کجروی اختیار کرنا جائز نہیں ہے۔ بلکہ وہ حکم دیتا ہے کہ "اللہ کے شعائر" یعنی اس کی نامزد کردہ چیزوں کا احترام کیا جائے اور کسی بھی حال میں ان کی بے حرمتی نہ کی جائے۔ ورنہ ایسا کرنے والے سخت سزا کے مستحق ہوں گے۔

چنانچہ چند آیات قرآنی ملاحظہ ہوں۔

"حج میں کسی بھی قسم کا فحش کام، بدعملی اور جھگڑا نہیں کرنا" (البقرہ ۱۹۷)

"اور جو کوئی اللہ کے شعائر کی تعظیم کرتا ہے تو وہ دلوں کی پرہیزگاری کی بنا پہ ہے" (حج: ۳۲)

اس کا صاف مطلب یہ ہوا کہ جو شخص اللہ کے شعائر اور اس کی حرمتوں کی تعظیم نہیں کرتا۔ اس کے دل میں تقویٰ کا ایک ذرہ بھی نہیں ہے۔

حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ (دنیا میں) سوائے مکہ کے کوئی شہر ایسا نہیں ہے جس میں عمل سے پیشتر صرف نیت پہ مواخذہ کیا جاتا ہو۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی:۔

"جو کوئی اس میں زیادتی کے ساتھ کجروی کا ارادہ کرے گا۔ تو ہم اسے دردناک عذاب کا مزہ چکھائیں گے"

(حج ۲۵)

یعنی صرف مجرد ارادے پر وہ اس دردناک عذاب کا مستحق ہو جائے گا۔ اسی طرح اس شہر میں برائیاں کئی گنا ہو جاتی ہیں جس طرح کہ نیکیاں کئی گنا ہو جاتی ہیں" (احیاء العلوم از غزالی ۱/۲۴۳)

عدیم المثال مظاہرہ قرآن مجید دلیل ناطق ہے کہ حج اور عمرہ اللہ ہی کے لیے ہونا چاہیے (دیکھئے بقرہ ۱۹۶) اور پھر جگہ جگہ مناسک حج کی ادائیگی کے دوران اللہ کا ذکر کرنے، اللہ کی معزز چیزوں کی تعظیم کرنے اور اس کی تکبیر و تہلیل کرنے کی تاکید کی گئی ہے (دیکھئے حج ۲۵-۳۷)

کیونکہ یہ سب دور ابراہیمی کی یادیں ہیں جن کی "اداؤں" کو اللہ نے ہمیشہ کے لئے زندہ جاوید بنا دیا۔ چنانچہ دونوں باپ بیٹوں نے بے مثال ایثار و للّٰہیت کا مظاہرہ کرتے ہوئے عشق الٰہی کی جو روشن اور تابناک مثال قائم کی تھی یعنی ایک باپ کا اپنے محبوب و اکلوتے لخت جگر کو راہ الٰہی میں قربان کرنا اور ایک سعادت مند فرزند کا بے چون و چرا اس کے لئے آمادہ ہو جانا وہ ایک ایسی لافانی "ادا" ہے جو اللہ کا ایک سچا اور بے لوث عاشق ہی پیش کر سکتا ہے۔ اور حج کے واقعہ میں یہی وہ سب سے بڑا سبق ہے جو ایک حاجی کے سامنے آتا ہے کہ وہ وقت پڑنے پر راہ الٰہی میں اپنی جان جیسی قیمتی چیز کا نذرانہ پیش کرنے سے بھی نہ چوکے۔ ورنہ وہ اپنے دعوائے محبت میں سچا نہیں ہو سکتا۔

چنانچہ حاجی جب لبیک لبیک کہتا ہوا مناسک حج کی ادائیگی بے محابہ آگے بڑھتا ہے۔ تو در اصل وہ یہی اقرار کر رہا ہوتا ہے کہ اے میرے مالک و آقا! "میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں" اور تیرے لئے میں سب کچھ کرنے کے لئے تیار رہوں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ ہر سال لاکھوں حاجیوں کو اپنے دربار میں بلا کر ان سے عہد و پیمان و قول و قرار لیتا ہے۔

غرض مناسک حج کے دوران ہی نہیں بلکہ فالحال حج کی ادائیگی کے بعد بھی سختی کے ساتھ حکم ہوتا ہے کہ حاجی اللہ کو شدت کے ساتھ یاد کرتے رہیں (دیکھئے بقرہ ۲۰۰) اس کا مطلب یہ ہے کہ حاجیوں کے دلوں میں اللہ اور صرف اللہ کی محبت اس طرح موجزن ہو جائے کہ اس کے مقابلے میں وہ دنیا کی تمام طاقتوں اور ہر قسم کی عیش کوشیوں کو ٹھکرا سکیں۔ اور اپنے اندر اس کا جذبہ و حوصلہ پیدا کر سکیں۔ اور اسی والہانہ جذبے کے ساتھ وہ اپنے اپنے وطن کو لوٹ سکیں یہی وجہ ہے کہ ایک حدیث کے مطابق کہا گیا ہے کہ:

"جہاد کے بعد سب سے بہتر عمل حج مبرور ہے" (بخاری ۲/۱۴۱)

بلکہ ایک دوسری حدیث کے مطابق حج بجائے خود جہاد کے مترادف قرار دیا گیا ہے (ابن ماجہ کتاب المناسک ۴۴) مجموعی اعتبار سے حج ایک ایسا عمل اور اسلام کا ایک ایسا رکن ہے جس کے برابر کوئی دوسرا عمل نہیں ہو سکتا۔ اس میں جو بنیادی روح کار فرما ہے وہ یہ ہے کہ بندہ عشق الٰہی میں ڈوب جائے۔ اور اپنے آپ کو قربان کرنے کے لئے

ہمیشہ نبار رہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایک حدیث کے مطابق فرمایا گیا ہے کہ:۔

"جس نے اللہ کے لئے حج کیا اور اس میں کسی قسم کی فحش گوئی اور بدعملی نہیں کی تو وہ اس دن کی طرح لوٹا جس میں اس کی ماں نے اسے جنم دیا ہو" (بخاری ۲/۱۴۱)

سنگباری کا فلسفہ اب آپ ہی بتایئے کہ حاجی صاحبان جب اتنے اہم ترین فرائض کی ادائیگی میں مصروف ہوں اور وہ اسوۂ ابراہیمی اور اسوۂ اسماعیلی کو پیش نظر رکھتے ہوئے ایک طرح کی عملی ٹریننگ لے رہے ہوں۔ اس وقت ان کے ذہنوں کو منتشر و پراگندہ کرنا یا انہیں وحشت زدہ کرکے حج کے سب سے بڑے سبق کو ڈائنامیٹ کرنے کی کوشش کرنا کیا ایک الحادی اور شیطانی حرکت نہیں ہے؟ کیا حج کوئی میلہ ٹھیلہ یا کھیل تماشہ ہے کہ اس کو خمینی کا ایک "ایکزی بیشن" بنا دیا جائے؟ کیا حاجی صاحبان خمینی کی تصویریں دیکھنے کے لئے حج کریں؟ کیا حج کا مقصد اتنا فروتر اور گھٹیا ہو سکتا ہے؟ یہ شیعیت کی بازیگری اور فتنہ پروری نہیں تو پھر کیا ہے کہ لوگوں کو صحیح راستے اور صحیح مقصد سے منحرف کر دیا جائے؟

آپ کو معلوم ہے کہ منیٰ میں شیطان (جمرات) کو کنکریاں کیوں ماری جاتی ہیں؟ اس لئے کہ اس نے وہاں پر حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیل کو بہکانے اور ان کے فرائض میں رخنہ ڈالنے کی کوشش کی۔ مگر دونوں باپ بیٹے شیطان کے جھانسے میں آنے کے بجائے اس کو پتھروں سے مار مار کر بھگا دیا۔ آپ کا یہ آئیڈیل بھی امت محمدیؐ کے لئے ایک فریضہ قرار دے دیا گیا۔ اس سے حاجی کو یہ سبق ملتا ہے کہ جو کوئی اللہ کے فرائض کے راستے میں حارج ہونے کی کوشش کرتا ہے وہ ایک شیطانی حرکت ہے جس پر سنگباری کرنی چاہئے۔

غرض کہ ایرانیوں کا مقصد یہ ہے کہ وہ حاجیوں کو "اسوۂ ابراہیمی" سے ہٹا کر "خمینی کی بازی گری" کی طرف پھیر دیں۔ یعنی حج کے اصل مقصد اور اس کی روح کو بگاڑ دیں۔ لہٰذا ایسے "شیطانوں" پر حکم الٰہی کے مطابق سنگباری ہونی چاہئے۔ یہ سیہ بخت لوگ کسی قسم کی معافی کے ہرگز مستحق نہیں۔ لہٰذا پورے عالم اسلام کو "شعائر اللہ" کی توہین کا بدلہ لینے کے لئے اٹھ کھڑا ہونا چاہئے۔ اور اگر اس معاملے میں ڈھیل دی گئی تو حالات نہ صرف خطرناک ہو سکتے ہیں بلکہ مسلمان خدانخواستہ حج جیسے پانچویں فریضے کی ادائیگی سے محروم بھی ہو سکتے ہیں۔

حج ایک منفرد عبادت ہے حج ایک ایسی عبادت ہے جو دنیا کی تمام عبادتوں سے مختلف ایک منفرد نوعیت کی حامل ہے۔ اور دنیا کی کسی بھی قوم کی عبادت اس خصوصیت میں اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ جیسا کہ عرض کیا جا چکا ہے کہ حج کے تمام مناسک و ارکان بے تابانہ عشق اور وارفتگی کے مظہر ہیں۔ اور تمام حاجی لبیک لبیک کی صدائیں بلند کرتے ہوئے بے خودی کا مظاہرہ کرتے رہتے ہیں۔ دیگر اقوام کی عبادتیں سوائے ہنگاموں اور ہلڑ بازیوں کے کچھ بھی نہیں ہوتے۔ اور شور و غل سے کان پڑی آواز سنائی نہیں دیتی۔ خود مشرکین مکہ کے حج کا حال بھی اس سے مختلف

نہیں تھا جیسا کہ قرآن کہتا ہے :۔

" کعبہ کے پاس ان کی نماز سوائے سیٹیاں بجانے اور تالیاں پیٹنے کے اور کچھ نہیں تھی " (الانفال ۳۵)

جس طرح کہ ہندوؤں کے دیوی دیوتاؤں کے جلوس میں ہوا کرتا ہے ۔ بالکل اسی قسم کا مظاہرہ اب پندرھویں صدی ہجری میں شیعوں نے کعبۃ اللہ کے قریب شروع کر کے زمانۂ جاہلیت کی یاد تازہ کر دی ہے ۔

سیاست کی فریب کاری مگر وہ اس کو سیاست کا بھونڈا سا نام دیتے ہیں : تاکہ اپنی بدعملی ، جھگڑالو مزاج اور الحادپرور رجحان پر پردہ ڈال سکیں ۔ مگر اب وہ دنیا کو اور زیادہ بے وقوف نہیں بنا سکتے ۔ کیا سیاست کے یہی معنی ہیں کہ حرم شریف اور اس کے اطراف میں نعرے لگائے جائیں ۔ جلوس نکالا جائے ۔ اور خمینی کی تصویریں اٹھا جائیں اور حاجیوں کو خوفزدہ کر کے انہیں مناسک حج کی ادائیگی سے روکا جائے ؟ یہ کس قسم کی سیاست ہے اور شریعت میں اس کا کیا جواز ہے ؟ شور و شغب تو عام مسجدوں میں بھی جائز نہیں چہ جائیکہ کعبۃ اللہ یا مکہ مکرمہ میں جائز قرار دیا جائے ۔ جہاں پر حاجیوں کی اکثریت عمر میں صرف ایک بار حج کرنے کی غرض سے نہایت درجہ مشقت برداشت کر کے آتی ہے ۔ اس سلسلے میں شیعوں کے استدلال کی مثال بالکل ایسے ہی ہے جیسے کوئی اس طرح کہے کہ اسلام میں چونکہ کھانا کھانے سے منع نہیں کیا گیا لہٰذا وہ بیت الخلاء میں بھی بیٹھ کر کھا سکتا ہے ۔ بلکہ ایسا کرنا بہت ضروری ہے ۔ ظاہر ہے کہ یہ نہ صرف شرارت ہے بلکہ یہ مزاج درحقیقت ایک مریض ذہن کی پیداوار ہے اگر شیعوں کے دلوں میں ذرا بھر بھی ایمان ہوتا تو وہ اس قسم کی بے ہودہ حرکتیں کبھی نہ کرتے ۔ انہیں نہ تو اسلام اور قرآن پر یقین ہے اور نہ ہی وہ خدا کی عظمت و بزرگی کے قائل نظر آتے ہیں ۔ (شیعہ مذہب کی اصلیت عام مسلمانوں پر واضح نہیں ہے) بلکہ انہیں اگر فکر ہے تو صرف ایک ہی کہ کس طرح مکہ معظمہ اور کعبۃ اللہ پر قبضہ کر کے وہاں پر خمینی اور شیعیت کی " عظمت " کا پھریرا بلند کریں ۔ اگر ان کا بس چلے تو کچھ بعید نہیں کہ کعبۃ اللہ کے اندر خمینی کی تصویریں بلکہ ان کے بت بھی (مشرکین مکہ کے بتوں کی طرح) نصب کر کے دورِ جاہلیت کی یاد تازہ کر دیں ۔ یہ ایرانی سازش اسرائیلی سازش ہی کا ایک حصہ معلوم ہوتی ہے ۔ تاکہ مسلمانوں سے ان کا مرکز چھین لیا جائے ۔ اور انہیں فریضۂ حج کی ادائیگی سے محروم کر دیا جائے مگر وہ اپنے ناپاک ارادوں میں کبھی کامیاب نہ ہو سکیں گے ۔

انقلاب ایران سے پہلے عالم اسلام کے قلب میں اسرائیل کی شکل میں صرف ایک ہی خنجر نظر آ رہا تھا مگر اب ایران کی شکل میں ایک دوسرا خنجر بھی اس کے سینے میں گھونپ دیا ہے ۔ کیا یہ بھی بڑی طاقتوں کی ریشہ دوانیوں کا نتیجہ ہے ؟ اس کا جواب آنے والا وقت ہی دے گا ۔

حاصل یہ کہ چند استثنائی واقعات کو چھوڑ کر چودہ سو سال سے حرم مکی میں جو امن و سکون نظر آ رہا تھا وہ حالیہ ایرانی انقلاب کے بعد پوری طرح غارت ہو گیا ہے ۔ اب سر پھرے ایرانی شیعہ نہیں چاہتے کہ مسلمان اپنے دین کے

پانچویں رکن کو امن و امان اور آزادی کے ساتھ ادا کرتے رہیں۔ بلکہ وہ چاہتے ہیں کہ اسلام کا یہ پانچواں رکن جو اسلام کی بین الاقوامی برادری اور مساوات کا نہایت درجہ اعلیٰ نمونہ ہے۔ یا تو پوری طرح تہس نہس ہو جائے یا پھر اسے ایک عضو معطل بنا دیا جائے۔

موجودہ دور فتنوں کا دور ہے اور موجودہ دور میں ایرانیوں کی جارحیت اور انتہا پسندی سب سے بڑے فتنے کی شکل اختیار کرتی جا رہی ہے جس کی وجہ سے سنی مسلمانوں کے لئے خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ اس وقت دنیا میں مسلمانوں کی آبادی ایک ارب کے لگ بھگ ہے اور ان میں شیعہ چار پانچ کروڑ سے زیادہ نہیں ہیں۔ مگر ان کے تیور بتا رہے ہیں کہ وہ ۹۵ کروڑ سنیوں پر غالب آنا چاہتے ہیں۔ اور اسی لئے ساری دنیا میں شیعیت کا پروپیگنڈہ نہایت زور و شور کے ساتھ کر رہے ہیں۔

صیہونیت (ZIONISM) کی طرح یہ بھی ایک خفیہ تحریک ہے جس کے مقاصد اب آہستہ آہستہ منظر عام پر آ رہے ہیں۔ بہرحال اب وقت آ گیا ہے کہ دنیا کے تمام مسلمان متحد ہو کر اس نئے فتنے اور نئے چیلنج کا مقابلہ پوری طاقت سے کریں۔ اور اس شجر خبیثہ کو جڑ بنیاد سے اکھاڑ پھینکیں۔

نور خدا ہے کفر کی ...... آخری بات یہ ہے کہ ایرانیوں نے جوار کعبہ میں خونی ہنگامہ کھڑا کر کے دراصل خدائی جلال و جبروت کو للکارا ہے۔ جس کی سزا انہیں ان شاء اللہ مل کر رہے گی۔ اور تاریخ بتاتی ہے کہ اس سے پہلے بھی کعبہ پر قبضہ کرنے بلکہ اس کو ڈھانے تک کی کوششیں ہو چکی ہیں۔ جن میں سے ایک ظہور نبوت محمدی سے کچھ پہلے یمن کے عیسائی بادشاہ ابرہہ کی کوشش تھی۔ جو کعبہ پر چڑھائی کرنے کے لئے اپنے ساتھ ہاتھی بھی لایا تھا۔ مگر ایک معجزہ کے طور پر اس کو اتنی عبرتناک شکست ہوئی کہ وہ ایک یادگار واقعہ بن گیا۔ اور قرآن مجید میں سورۂ فیل میں اسی یادگار واقعہ کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔ جو "ہاتھی والوں" کے نام سے موسوم ہے۔ جس میں دیدۂ عبرت کے لیے ہزار نصیحت ہے۔

وضو قائم رکھنے کے لئے جوتے پہننا بہت ضروری ہے ہر مسلمان کی کوشش ہونی چاہیئے کہ اس کا وضو قائم رہے۔
سروس انڈسٹریز
پائیدار ۔ دلکش ۔ موزوں اور واجبی نرخ پر جوتے بناتی ہے
سروس شوز
قدم قدم حسین قدم قدم آرام

ہر محفل کا میزبانِ خصوصی
رُوح افزا

تقریب کی نوعیت پر منحصر نہیں۔ کوئی موقع ہو، کیسی ہی محفل ہو، ضیافت اور مہمان نوازی کے لیے رُوح افزا پیش پیش۔

فرحت، تازگی اور توانائی کے لیے بے مثال

رنگ، خوشبو، ذائقے، تاثیر اور معیار میں لازوال۔

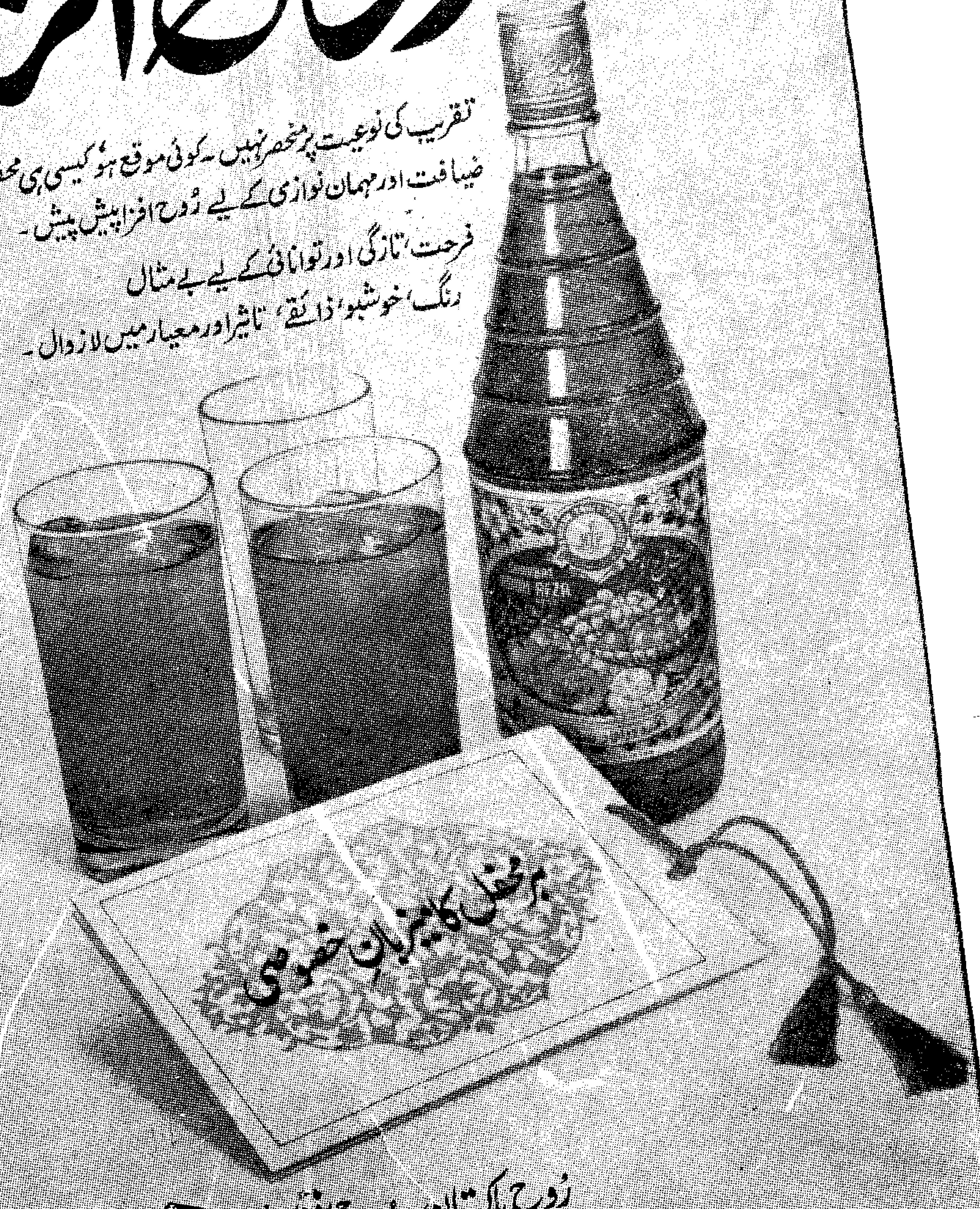

رُوح پاکستان۔ رُوح افزا
راحت جان۔ رُوح افزا

ہمدرد
ہم خدمتِ خلق کرتے ہیں

خدمتِ خلق رُوحِ اخلاق ہے

HMD-6/87

ADARTS